سوال

(16) مسئلہ امامت و بیعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین مسائل ذیل میں :

1۔ متعدد مواضع کے لوگوں نے ایک عالم متدین کو پسند کرکے اسلامی امور کے بندوبست کےلیے اس کے ہاتھ پر بطوع خاطر بیعت کی اورچند مدت تک تابع داری کرتے آئے ۔ اب بعض لوگوں کے اغواسے بجرم ایں کہ متبوع حقہ نوش وغیرہ کے مکان میں ضیافت کھاتا ہے، لہٰذا بیعت سابقہ توڑکر دوسرے عالم کے ہاتھ پر کریں تو یہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟

2۔ جولوگ جدوجہد سے لوگوں کو بیعت سابقہ توڑنے کی فتنہ میں ڈالے اوراغواسے جماعت مستقرہ میں یہ فساد ڈال کرآپس کی اصلاح توڑنے کو برانگیختہ کریں تو یہ لوگ کیسے ہیں اور شرعاًیہ کارروائی جائزہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب ایک یا کئی بستی والے مسلمان، رعایا غیر حکام اسلام، کسی مسلمان کو علماے متدینین سے اپنےلیے والی بنادیں، تاکہ ان کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے اوران میں جمعہ، جماعات واعیادوغیرہ احکام شرعیہ قائم کرے کہ جن کی حکام وقت مزاحمت نہیں کرتے اور بیعت کریں اس سے اس امرپر کہ اس میں نافرمانی نہ کریں گے اوراقرارکرلیں اپنی جانوں پرتواس طرح کی تولیت بلاشک جائزہے، بلکہ واجب ہے ہر ان عددپر کہ تین یا زائد کوپہنچ جائیں کہ ایک کواپنےلیے ان میں سے والی بنادیں، اس وجہ سے کہ تفریق شرعاًمنہی عنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَلَا تَفَرَّقُوا (یعنی فرقہ فرقہ مت ہوجاؤ) لہٰذااجتماع ضروری ہے اوربلاناظم ووالی کے یہ انتظام واجتماع حاصل نہیں ہوسکتا۔

بدیں وجہ انتظام ناظم وتولیتِ والی ضروری ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ جب کہ تین ہوں سفرمیں توان کوچاہیے کہ ایک کوان میں سے امیر بنائیں۔ جب یہ امیر بنانا تین مسافروں کےلیے واجب ہواتوپھروجوب اس کاان سے زائدپر بہت ہی لائق واولیٰ ہوا۔ پھرجب وہ اس کووالی اپنے نفسوں پر قراردے چکے ہیں، اب ان کے واسطے جائز نہیں کہ اس کومعزول کردیں یااس کی بیعت اتاردیں اوراس کی اطاعت سے نکل جائیں، اگرچہ اس کوکسی شَے کا معصیتِ خداسے مرتکب دیکھیں، جب تک وہ ان میں نمازقائم کرتا رہے۔

ہاں البتہ واجب ہے ان پرکہ براجانے اس امرکوجووہ معصیتِ خداکرتا ہے، بدلیل فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہتر امام تمھارے وہ ہیں، جوتمھیں دوست رکھیں اورتم ان کو دوست رکھواورتم دعاکروان کے حق میں اوروہ دعاکریں تمھارے حق میں اوربدترامام تمھارے وہ ہیں، جوتم کو مبغوض جانیں اورتم ان کوجانو، وہ تم پرلعنت برسائیں اورتم ان پر

لعنت برساؤ۔ ہم نے کہا : اے رسولِ خدا! کیا ہم ایسے موقع پر ان کی بیعت وعہدان کی طرف ڈال نہ دیں ؟ فرمایا : نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں۔ خبر دار! جس شخص پر کوئی والی ہو اور اس کو معصیتِ خدا کا مرتکب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اُسی معصیتِ خدا ہی کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ وہ امور جو سوال میں مذکور ہیں مثل تنباک وغیرہ پینے والے کے ساتھ والی کا ملنا تو ان میں ایسا کوئی امر نہیں ہے کہ جس کے سبب سے اس کا معزول کرنا یا اس کی بیعت توڑ دینا یا اس کی اطاعت سے خارج ہونا جائز ہو، چہ جائے کہ ان پر اس کو واجب قرار دیا جائے، کیونکہ سوال میں مذکورہ بالا امور میں ترک اقامتِ صلاۃ نہیں ہے جو اس کے جواز کی شرط ہے۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب۔

جواب سوال ثانی :

بیعت ثانیہ کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر گز جائز نہیں، چونکہ اس سے تفریق اور بے وفائی لازم آتی ہے، لہٰذا یہ دونوں جائز نہیں، جیسا کہ گزر چکا اور عن قریب آتا ہے۔ نیز حکم اس امر میں کوشش کرنے والوں کا یہ ہے کہ وہ ناجائز امر مثل تفریق وبے وفائی میں سعی کرنے والے ہیں، لہٰذا وہ عاصی ٹھہرے، اسی طرح سے حکم مولوی صاحب مذکور کا (جو سوال میں واقع ہوئے ہیں) اور حکم اس جماعت کا؛ جو طاعتِ والی اول سے خارج ہو بیٹھی ہے، بے وفا ہیں اور بے وفائی نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''چار چیزیں ہیں، جن میں وہ ہوں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو، اس میں ایک خصلت نفاق کی ہے، حتی کہ وہ اس کو ترک کر دے : 1۔ امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ 2۔ جب باتیں کرے تو جھوٹی کرے۔ 3۔ جب عہد وپیمان کرے تو بے وفائی کرے۔ 4۔ جب جھگڑا کرے تو فحش بکے۔'' نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''ہر بے وفا کے لیے قیامت کے دن جھنڈا ہو گا کہ وہ اس کی وجہ سے پہچانا جائے گا۔''

امام مسلم نے بروایت ابو سعید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر بے وفا کے لیے قیامت کے دن اس کے چوتڑوں کے پاس جھنڈا ہو گا۔ مشکوۃ

یہاں سب پر جو واجب ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی طرف جھکیں اور تمام ان چیزوں سے کہ جن کے وہ مرتکب ہوئے ہیں، مثل بے وفائی وسعی فی الفساد وغیرہ کے توبہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ''کہو اے بندو میرے جنھوں نے زیادتی کی اوپر جانوں اپنی کے! مت نا امید ہو رحمت اللہ کی سے، تحقیق اللہ بخشتا ہے گناہ سارے، تحقیق وہی بخشنے والا مہربان ہے اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور مطیع رہو واسطے اس کے پہلے، اس کے کہ آئے تم کو عذاب، پھر نہ مدد کیے جاؤ گے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:68

محدث فتویٰ